سوال

(33) شرعی احکام سے ناواقف لوگوں کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص کفر یا شرک والا کام کرلے تو کیا وہ کافر ہوجاتا ہے؟ اگر اس نے یہ کام شرعی حکم سے ناواقف ہونے کی وجہ سے کیا ہو تو اسے معذور سمجھا جائے گا یا نہیں؟ اور اسے معذور سمجھے جانے یا معذور نہ سمجھے جانے کی کیا دلیل ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی عاقل بالغ انسان کو غیر اللہ کی عبادت میں غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرنے، غیر اللہ کی نذر و نیاز دینے یا اس قسم کی دوسری عبادتیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں، (ان) میں معذور قرار نہیں دیا جاسکتا۔ البتہ اگر کوئی شخص غیر مسلموں کے ملک میں رہتا ہے اور اس تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچا ہو، تو اسے اسلام کا پیغام نہ پہنچنے کی بنا پر معذور قرار دیا جاسکتا ہے، صرف ناواقف ہونا کوئی عذر نہیں، اس کی دلیل صحیح مسلم کی حدیث ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهِ لَا یَسْمَعُ بِی أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ یَهُودِیٌّ وَلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِی أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ)

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ اس امت [1] کا کوئی یہودی یا عیسائی میرے بارے میں سن لے [2] پھر اس چیز پر ایمان لائے بغیر مرجائے جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے تو وہ ضرور جہنمی ہوگا۔'' [3]

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو معذور قرار نہیں دیا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معلوم ہوچکا ہے اور انہیں مسلمانوں کے ملک میں رہتا ہے اس نے لازماً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سنا ہوا ہے لہٰذا اسے اس بناء پر معذور نہیں سمجھا جاسکتا کہ اسے ایمان کے بنیادی مسائل کا علم نہیں ہوا تھا۔ جن حضرات نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی تھی کہ ان کے لئے ایک درخت مقرر کردیا جائے جس پر وہ حصول برکت کے لئے اپنے ہتھیار لٹکا لیا کریں (جس طرح مشرکین نے اس مقصد کے لئے ایک درخت مقرر کر رکھا تھا اور اس کا نام ''ذات انواط'' رکھ لیا تھا) ان صحابہ کرام نے صرف ایک خواہش کا اظہار کیا تھا۔ اس خواہش کو عملی جامہ نہیں پہنایا تھا۔

اور یہ لوگ نئے نئے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ (اور یہ مطالبہ ناواقفی کی وجہ سے ہوا)۔ انہوں نے جو مطالبہ کیا وہ شریعت کے خلاف تھا۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جو جواب دیا، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر وہ یہ کام کرلیتے، جس کی انہوں نے خواہش کی تھی 'تو کافر ہوجاتے۔

وَباللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہ وَصَحْبِہ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ ۔ رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۹۱۰۴)

---

[1] ''امت دعوت،، سے مراد ہے۔ یعنی وہ تمام لوگ جن کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔ اس میں دور سے لے کر قیامت تک ہر علاقے کے سب لوگ شامل ہیں۔

[2] یعنی اسے معلوم ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے

[3] صحیح مسلم حدیث نمبر : مستدرک حاکم ج : ۲، ص : ۳۴۲ مسند احمد ج : ۲، ص : ۳۱۷، ۳۵۰ ج : ۴، ص : ۳۹۶، ۳۹۸۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم- صفحہ 42